رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تہذیب مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھایئے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ رائے کی اصابت بے روو رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونہ کا آپ کو بھیجا جائے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو بقیہ حصہ کے اور مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ با خیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار جناب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دروازے پر پہنچا نہ منیجر خود نہیں پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں۔ خوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ آوے یا وہ منگانا نہیں اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی فرمایئے کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی مسلک کی پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ ہونا چاہیے۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں اُنھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ مضامینِ عنبر نمبر ۱۴

۱۵ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء

"بانِ کُہن"

مشہور شاعر میر حسن مرحوم مصنف مثنوی سحر البیان یعنی افسانۂ عشق بے نظیر جسکے سبھی آدمی گرویدہ تعریف الطبع تھے ان کے جواہر سخن کا مجموعہ اب تک شایع نہیں ہوا ظرافت کا حصہ انھوں نے اپنے والد ماجد میر غلام حسین مرحوم سے ورثہ میں پایا تھا۔

میر غلام حسین مرحوم باوصف عالم ہونے کے ظرافت سے بے پروا اور ہزل کی جانب متوجہ تھے چنانچہ میر حسن مرحوم اپنے کلیات کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:۔

"بعد ازاں مایۂ سخن ما سر رشتۂ شاعری ابیاوی است۔ از عمر وزی و زندگانی سلّمہ اللہ تعالیٰ آں بہ صحبت علوم و رعایت سلطان را اندوختن ظرافت بیگانہ وصلہ آشنا بہ طرز ہزل و سخن خوانند"

بحقیقت ظرافت میں ظرافت کا مادہ زیادہ ہو اور وہ عالم و جاہل پر یکساں اثر کرے۔ غرض مقصد دوسرا ایک شخص اوس سے فائدہ حاصل کرتا ہو لیکن تمسخر اور ظرافت میں امتیاز ضروری ہے مسخرہ اپنی ذات کو ہنسی کے واسطے پیش کرتا ہے اور ظریف دوسروں کی بے اعتدالی پر دل کو پر ظرافت جملوں کے اوس کے مزاج کی اصلاح کرتا ہے۔ میر غلام حسین مرحوم کا چستہ کلام بعض تذکرہ نویسوں نے نقل کیا ہے۔ میر حسن کا کلام بالکل مشہور نہیں ہے۔

میر حسن مرحوم دہلی سے بہ تلاش وجوہ معاش لکھنؤ آئے میر محمد تقی میر اور میرزا رفیع سودا کے شاگرد ہوئے سودا جو نویسی میں استاد یگانہ تھے میر بھی ایسے ہمہ صورت درد وہ دلی سودا کی چوٹوں پر پھر پھیر کے جواب پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ قدرت و قدرت سخن پر حاصل ہو تو "جد" میں جو حذاقت اور صنعت انسان دکھا سکتا ہے وہی بات ہزل میں بھی پیدا کر سکتا ہے۔ غالباً ان دو استادوں کی طبیعت کا رنگ بھی میر حسن مرحوم کے آبائی قدرت سخن میں شریک ہو گیا۔

ہم اس مضمون کے ذیل میں سلسلہ وار ان کی ظرافت کے نمونے پیش کرینگے اور بیان کیا جائیگا۔

"ہوں اور اوں ہوں"

"ہوں" کلمۂ اقرار ہے "اوں ہوں" کلمۂ انکار ہے۔ اس غزل میں اقرار و انکار کا تماشا میر صاحب یوں دکھاتے ہیں اس کلام سے معلوم ہوگا کہ اگلے زمانہ میں معشوق کی صحبت عاشق صاحب سے سودا کی مجلس ہی نصیب ہوتی تھی جہاں مرنے اور رونے کے سوا کوئی کام نہ ہو گیا تو کسی دل لگی میں بھی کبھی ہو جاتی تھی ؎

میں کہا مجھے نظر ... ہوں	پھر کہا مجھ سے تو وہ ناک پر انگلی رکھ کے اوں ہوں
میں کہا اور نہیں تجھ پر کچھ بدلہ کروں	جب کہا کہ جرم کیا تو انگلی رکھ کے اوں ہوں

میں کہا دل میرا ہی جان کبھی تو میرا	پھر تو وہ دل اپنا کر انگلی رکھ کے اوں ہوں
سب سے میں ہی تھا وہ کہیں میں پاتا	بس پھر وہ ناک پر انگلی رکھ کے اوں ہوں
میں کہا تجھ سے زہر وں میں نکلی اوں ہوں	بیٹھا جب میں ناک پر انگلی رکھ کے اوں ہوں
جب میں نے کہا تو سو کے لگا ہر	پھر کہا میں نے وہ ناک پر انگلی رکھ کے اوں ہوں
میں دل کو اشنا کہوں تو تو دل میری کہا ہو	سے چلا جب میں ہو ناک پر انگلی رکھ کے اوں ہوں
جب کہا میں کہتا ہوں میرے پاس آ	پھر تو وہ انگلی دکر انگلی رکھ کے اوں ہوں

میر حسن سے جو کہا اوس کی تو باتیں ہیں یہی
مل رہا اب وہ اوس سے تو ناک پر انگلی رکھ کے اوں ہوں

ترتیب میں اقدیم و تاخیر کا لحاظ ہر مضمون کے ایک جانب اسکا لحاظ نہیں کرتے جو چیز قابل ذکر ہو بصورت نظر جیسی مضمون میں ختم کر دیجائے گی یعنی کبھی تو اوس غزل پر نظر کی نوک بھی آیندہ کچھ اور دیکھا تو وہ کبھی اور پیش کیا جائیگا۔

میر حسن مرحوم دلی سے ترک وطن کرنے کے بعد لکھنؤ اور جب یہ آئے کر آصف الدولہ فیض آباد کا قیام ترک کر چکے تھے۔ گھر سے چلے تو راہ میں ایک قافلہ ملا جو کسی نواب کے چچیروں کے بیٹے جا رہا تھا اوس کے ساتھ ہو لیے۔ جو کچھ راہ میں گزری اور لکھنؤ میں آکے جو کچھ دیکھا وہ اونھیں کی زبان سے حوالۂ قلم کیا جاتا ہے واضح رہے کہ میر حسن کا مذہب شیعہ تھا۔ اور یہاں کے رہنے والے تھے اور جب یہ پورب چلے تھے۔ اور یہ پہلے ادا کی دانست میں جامۂ انسانیت سے خارج تھے۔

گلزار ارم

منجملہ اور مثنویوں کے ایک مثنوی کا نام "گلزار ارم" ہے پرانے رسم الخط کے بموجب "گلزار ارم" ذال معجمہ سے لکھ کے سنہ ۱۱۹۲ ہجری عدد نکالے ہیں ؎

خداوندا کہوں میں کیا زبانی	کھلا ہے تجھ پہ سب راز نہانی
دلوں کے بھید سے تو ہی ہے آگاہ	تو ہی اس درد کا عالم ہے دلخواہ
ثنا و حمد تیری کب بیاں ہو	بجائے ہر زباں ہو گو زباں ہو
کروں کیا کیا ادا شکران نعمت	کرامت کی مجھے الوان نعمت
کیا محروم گو دولت سے یاں کی	ولیکن دی مجھے دولت زباں کی
سخن کا دے دیا تو نے مجھے گنج	نہ کاٹے جس کی دولت میں کبھی رنج
زباں کو دی مری روشن بیانی	مثال شمع ! سوز نہانی
رکھا سر سبز جوں طوطی چمن میں	مجھے دی جا گلستان سخن میں
کرتا نعت نبی کتنا رہوں میں	اسی دریا میں نت بہتا رہوں میں

نعت

محمد وہ کہ ہے فخر دو عالم	جہاں تک اوسکی ہو تعریف ہے کم
کہے نعت اوسکی کس کی زباں کی	کرے تو کب ہے باہر بیاں سے
وہی مقصود ہے دونوں جہاں کا	وہی مسجود ہے اوں کا اور یاں کا
علی اوس کا وصی شیر دلاور	اوکھاڑا جس نے اک حملے میں خیبر
محمد بن حسین کوئی اوس کا ثانی	یہی اک بات ہے باقی کہانی

خدا کی آگ کہ جو ہو رہے ہے
خدا بندہ اوسے اپنا کہے ہے

اظہار حال خود

پلا ساقی مجھے پیالہ شتابی
کہ اس گردش نے کی خانہ خرابی

ہوا آوارہ ہندستاں جب سے
قضا یورپ میں لائی کھینچ کے تب سے

لگا تھا ایک بت سے اپنا دل
ہوئی اوسکی جدائی سخت مشکل

مری آنکھوں میں وہ صورت گڑی تھی
پیالی میں جو مٹی سی جڑی تھی

اگرچہ واں سے میں آتے تو آیا
ولے اوسکی جدائی نے ستایا

چلا گاڑی میں یوں آہ میں لاچار
قفس میں جس طرح صید گرفتار

غرض کرتے ہوئی طے منازل
ولے ہر ہر قدم رہتا گیا دل

جب اوس کی بات آجاتی کوئی یاد
جرس کی طرح میں کرتا تھا فریاد

بگولے کی طرح گر مضطرب حال
گئے نقش قدم کی طرح پامال

بہانہ رکھ جدائی کا وطن کی
میں رو رو کے [illegible] کرتا تھا [illegible]

بہر صورت غرض افتاں و خیزاں
چلا آتا تھا میں حیران و ترساں

نشست تھا مجھے اوس گلبدن کا
کہ پھر منہ کیونکر دیکھوں [illegible]

کسی سے کہہ نہ سکتا تھا کچھ احوال
کہ ہو شرم و حیائے عشق [illegible]

مثال شمع جی دیتا تھا [illegible]
گرے پڑتے تھے آنسو [illegible]

ہر اک میداں تھا اس اشک سے جل
کئی برسات میں وہ [illegible]

کسی دم بے خبر رہتا تھا جب [illegible]
مرا اپنے دل کے [illegible] داغ

[illegible] میں [illegible] آکر کبھی [illegible]
چلا واں [illegible] حق کے ہمراہ

[illegible] کو [illegible] جاتی تھی [illegible]
[illegible]

[illegible] سیف [illegible]
اور ان کے بھائی [illegible]

یہ دونوں اس سفر کے آشنا ہیں
اگرچہ ان دنوں مجھ سے جدا ہیں

انھوں میں اور ہم میں ایک بت
ہم [illegible] عالم کی صحبت

[illegible] اس قافلے کا تھا [illegible]
چلے ہم واں سے [illegible]

کوئی پردے سے تھی چہرہ دکھاتی
کوئی آواز کچھ گا کر سناتی

کوئی [illegible] اپنی ہتھیلیوں سے
کوئی [illegible] لیتی دوں سے

جہاں [illegible] کہیں [illegible] کا
وہاں ہوتا پری زادوں کا مجمع

[illegible] نظر آتا ہر اک ماہ
کہ جوں یوسف کھڑا ہو بر سر چاہ

کوئی [illegible] تھی اور کوئی [illegible]
کوئی جاتا کسی کے [illegible] جان

کوئی آنچل سے منہ اپنا چھپاتی
کوئی پردہ اوٹھاتی اور گراتی

کوئی شربت کوئی [illegible]
کسی کو کوئی [illegible]

[illegible] مثل برگ [illegible] تھا
مجھے [illegible] سے کیا تھا

[illegible] کبھی [illegible]
[illegible] جاتی تھی میری جان

مجھے [illegible] کب تھا [illegible]
بہانہ تھا کسی کا [illegible]

کوئی [illegible] کوئی [illegible]
کسی کا منتظر کوئی پڑا تھا

پہنچ [illegible] میں تھے [illegible] بشارت
پہنچے [illegible] عجب [illegible]

[illegible] واں [illegible] تھے [illegible]
لیا وہ [illegible] جی سب سے

[illegible] شب [illegible] کرتے
نگوں [illegible] دیکھا عجب حال

[illegible] ہیں ہم
کوئی [illegible] کوئی [illegible]

چڑھا [illegible] کوئی [illegible]
ادھر [illegible] کوئی [illegible]

دیئے تھے [illegible] دعوت کے [illegible]
ہجوم [illegible] اسقدر تھا

[illegible] مثل [illegible]
وہیں تھی حسن کی کثرت کی [illegible]

[illegible]
مثال [illegible]

کہ دو [illegible] تھے [illegible]
[illegible]

[illegible] تھی
[illegible]

[illegible] کی
سیاہی [illegible] تھی [illegible] شب کی

[illegible] کی
[illegible] ہوں [illegible]

سب [illegible]
[illegible]

مری [illegible]
میں اپنے دل [illegible] کرتا تھا [illegible]

[illegible]

ہر اک [illegible] تھی واں تحت [illegible]
[illegible] ہر اک واں [illegible]

وہ [illegible] کیا [illegible]
رسوم [illegible] کے [illegible]

[illegible] کے آگے [illegible]
[illegible] اور [illegible]

اگر دم [illegible] ہیں [illegible] دم
[illegible] کوئی [illegible]

[illegible] کوئی [illegible] معمول
[illegible]

[illegible] واں حسین [illegible]
کہ ہر [illegible] تھا

[illegible] دھوپ [illegible]
[illegible] تھا [illegible]

[illegible]
[illegible] کھڑی تھی

[illegible]
[illegible] تو [illegible]

[illegible] تھی
[illegible] شب [illegible]

[illegible] شب کی
سیاہی [illegible] فلک کی

[illegible] شمع [illegible] ہوں [illegible]
[illegible] اپنے جی سے تھا [illegible]

[illegible] اپنے [illegible]
مجھے [illegible] شب [illegible] تھا

مجھے منظور تھی واں کی بشارت
خدا ہی [illegible] سے کھڑا تھا

پلا ساقی مجھے اک جام لب ریز
کہ [illegible] ایک [illegible] آمیز

قضا [illegible] میں اک [illegible] تھی
کہ [illegible] میں اپنے [illegible] بھری تھی

[illegible] میں [illegible]
ہوا دل ایک کا [illegible] گرفتار

میں اپنے ایک [illegible] تھا [illegible]
مجھے [illegible] کے [illegible]

ہوا [illegible] عشق [illegible]
[illegible] ایک [illegible]

[illegible] کیا [illegible]
ہوا [illegible]

ابھی تھا مشغلہ اپنا لکھے سے
سبب کے شغل سے [illegible]
کہ اب وہ سید [illegible] پیش آیا
کہ [illegible] ہم راتوں کو رات
وہ کالی رات وہ [illegible] جیسے
سبھی سوتے تھے اور [illegible]
یہ دھڑکا تھا کہ اب ہو جائیگی [illegible]
سحر ہو جائیگی اس [illegible]
مراد وہ [illegible] سو سوار سب [illegible]
لگے باتیں سنانے [illegible]
گیا تھا دیکھنے [illegible] کچھ دل [illegible]
یہ [illegible] کسی کا دل جلاتے
ہمیں تو سارے ہے سامان قیامت
مثال [illegible] جسم کا [illegible]
فلک کیا قیامت [illegible]
جدا جب [illegible] یہ [illegible] وہاں سے
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] ہو گیا اس دن ہمارا
کبھی [illegible] سمجھا تھا [illegible]
کبھی [illegible] کرتا
فلک کی [illegible]
یہ افسانہ اگرچہ [illegible]
اگرچہ [illegible] محبت کہاں ہو
کرے جو ذکر دل کا کوئی جب
[illegible] دل کو [illegible]
مجھے [illegible]
غرض قصہ رہا یہ بھی ادھورا

غرض کہ راہ میں گھر سے تھے
[illegible]
قضا نے [illegible]
[illegible]
کسی کا دن [illegible] اس طرح سے
[illegible] دل [illegible]
[illegible] یہاں سے [illegible]
[illegible] رہ جائیگا [illegible]
اسی گاڑی کے [illegible]
[illegible] غم میں [illegible]
[illegible] تھا کچھ [illegible]
وہ دل ہی دل میں [illegible]
کہ [illegible] اب صبح قیامت
ہوا صبح قیامت کا وہ [illegible]
[illegible] وصل [illegible]
جدا ہونے لگے ہم [illegible]
[illegible] دل [illegible]
ہوا [illegible] سحر [illegible]
مثال [illegible]
کہا جاتا نہیں وہ حال سارا
[illegible]
سنبھالے [illegible]
عجب [illegible]
[illegible] لذت [illegible]
نہیں [illegible]
مری آنکھوں سے [illegible]
[illegible]
ہوئی [illegible] اس [illegible]
کہ دنیا کا نہیں انجام پورا

* وردِ لکھنؤ *

اے ساقی زمرد فام مینا
[illegible]
کیا تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]

بٹھا [illegible] ساغر کے نگینہ
نہ دیکھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کسی کو آسماں پر [illegible]
نہیں [illegible]
[illegible] کی راہ [illegible]
[illegible] یہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جو راہ چلنا سب کو دشوار
جو کوئی رات کو [illegible]
نہیں امکان [illegible]
سوائے تو وہ خاک [illegible]
[illegible]
[illegible] کا [illegible]
عجب کیا [illegible] حاتم [illegible]
[illegible]
[illegible] کوئی فرزند و اطفال
[illegible] شام [illegible]
بھلا اس طرح سے آرام [illegible]
غرض برسات [illegible]
[illegible]
[illegible]
زمیں [illegible]
کہوں کیا [illegible]
[illegible] سواری کیسی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سکتا [illegible]
جگہ [illegible]
سوائے [illegible]

کسی کو [illegible]
[illegible]
[illegible] بلندی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یوسف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا جاتا نہیں وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
قدم [illegible]
جیسے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کوئی اس سیر کے قابل نہیں جا — کہ جاکر دیکھیے واں کا تماشا
اگر یاں ہو تو جائے خواجہ باسط — کہ تھی موزوں یہاں کے خواجہ آسط
رکھے حق جس کو یہ دعا سنا ہو — کہ دلی جس کی دلی کا نشاں ہو
خوشا یہ ذوق و شوق ہندلیباں — سر دو مجلس و حال عزیزاں
نمونوں میں سا ہے یہ ہندوستاں کے — درق ہے یہ مرقع کا وہاں کے
رہے نت آصف الدولہ سلامت — کہ جنے کی یہاں طرح اقامت
عمارت کی یہاں اس نے وہ بنیاد — کہ نظارے سے جس کے ہو جہاں شاد
نشانی اس نے سب اس کی [illegible] — بنائی لکھنؤ کی ایک صورت
رہے قائم سدا یا رب یہ سردار — کہ بنگلہ لکھنؤ ہے جس سے گلزار
رہے دائم وہ مومن خرم و شاد — کیا کوفے کو جس نے حید رآباد

(باقی آئندہ)

نوٹ:- براۓ لکھنؤ کی شان مبارک دکھانے کے بعد شاعر فیض آباد کا رخ کرتا ہے کیونکہ اس وقت وہ حکومت کا دارالحکومت تھا فیض آباد کی حالت دیکھ کے وہیں اقامت گزیں ہوا ہے بعض قابل شرح ہوں بعد اختتام مثنوی لکھے جائینگے اور تفسیر ان پر بھی بحث کی جائیگی اس وقت صرف اشارہ کافی ہے کہ بلا ضرورت فارسی و عربی الفاظ کی آمیزش نے [illegible] زبان کی ثروت و حشمت بڑھائی لیکن جو خیر خواہ اس سادہ زبان میں تھی وہ [illegible] کے داخل ہوتے ہی نظر دور ہوگئی۔

بہر حال ہمارا لکھنؤ باعتبار "مکان" محل سہی مگر باعتبار مکین وہ [illegible] قابل مجروحیت نہیں ہیں شکر ہے۔

فلاسفر

پرلطف ظریف ہفتہ وار اخبار متانہ لاہور

زیر ادارت مسٹر [illegible] شہر ہو وا ہے شایع ہوتا ہے متانہ اعلٰحضرت [illegible] کا [illegible] زندہ ملک کی [illegible] تصویر ہے [illegible] ظریف اخبار [illegible] خیال ہے کہ [illegible] بہتر ہے کہ متانہ کی سرپرستی کرنی [illegible] ناظرین سے زور سفارش کرتے ہیں کہ متانہ کی خریداری کرکے [illegible] ہنسی مذاق [illegible] پڑھتے پڑھتے پیٹ میں بل پڑتے ہیں [illegible] تو سالانہ چندہ صرف [illegible] سالانہ خریداری پر [illegible] کتب [illegible] مشتہرین اصحاب کیلئے مستند روایات [illegible] ایڈیٹر [illegible] سے طلب کریں۔

ضرورت

[illegible] کی [illegible] ٹیلیگراف اسٹیشن ماسٹری کا کام ریلوے گورنمنٹ محکمہ [illegible] کی ملازمت کیلئے سیکھنا چاہیں [illegible] قواعد مفت طلب کریں۔

امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

بو نصیبین بنام جسٹس سلیمان

(نمبرہ بقیہ ۲۵ مارچ ۱۹۲۶ء)

جج صاحب! دلیلوں کا خزانہ خالی نہیں ہوتا۔ بہت کچھ لکھی ہے [illegible] جہاں تک کہ کسی [illegible] مجھے یقین ہے کہ سوسائٹی کی بڑھتی ہوئی امنگ کے آگے کوئی دلیل کام نہ دیگی [illegible] جائیگی جو کچھ میں نے لکھا وہ میں آپ پوری [illegible] کا لگاؤ نہیں ہے جو کچھ لکھ چکی وہ مختصر ہے مگر ہر پہلو سے مکمل ہے تم نے اپنی تحریر کے آخر میں مشورہ دیا ہے کہ حجازی [illegible] کا [illegible] ہے تو بیگم صاحب کہتی ہیں کہ یہ قیاس مع الفارق ہے ہندوستان حجاز نہیں اور حجاز ہندوستان نہیں۔ میں منطق نہیں جانتی۔ تم جانتے ہو جواب دے سکتے ہو۔ مگر میں اسے پہلے ہی تسلیم کر چکی ہوں۔ تمہارا قول ہے:-

"[illegible] نفع نقصان کا پہلے تجربہ کر لیا جائے [illegible] تجربہ ہی ہمارا [illegible] [illegible]"

جج صاحب تجربہ کی میں قائل نہیں [illegible]

[illegible]

اپنے پیٹ میں رکھ چکے تھے وہ دہاں [illegible] سکتی تھی۔

اب رہی بیگم بھوپال کی نظیر تو وہ [illegible] نہیں کہتی [illegible] [illegible] دوسرے [illegible] جانے کے بعد نکلیں [illegible] ضرورت [illegible] [illegible] کا مرتبہ ہے [illegible] جو [illegible] [illegible] کی دونوں [illegible] [illegible] کی [illegible] تم ایسی نظیر پیش کرتے ہو۔ [illegible] مطلب نہیں سمجھتے۔ تعجب ہے۔

تمہاری تحریر کے خاتمہ کا [illegible] مسلم عورتوں کی بیکاری کے عنوان سے [illegible] [illegible] ہے [illegible]


گر نسیم تنت صبح بر چمن بگذشت
که گل ز بوے تو بر تن چو صبح جامہ درید
اصغر علی محمد علی تاجران عطر

نمبر ۲ دیکھیں۔ سامان اور رقص کا سلسلہ دراز ہیں۔ مگر کوئی کالج ہو اس سے کوئی ترقی کسی قوم کا بھلا نہیں ہوتی کسی ترقی اتنے قدم بھی ہو اٹھیں مگر پیدا ہو گئیں تو بدتر قی ہونے کے ترقی کی طرح دہات مصیبت جیسے سے ہوتی ہیں اور اس کی انتہا آرائش کے سامان مہیا کرنے پر جب گھر والوں کی عورتوں کو ترقی اور جفاکشی کی ضرورت نہیں جب گھر میں آسائش کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے واسطے دولت موجود ہو تب تک دولت موجود کہ محنت کرنے اور کی بیوی پرورش ہو جاتی رہتی ہے عورت اور عورت نہ بہت آرام طلب ہوتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ان کا ایک ہی دفعہ تمام دنیا میں بگڑ گئے ہیں اور افلاس بری حالت ہو۔ اب غریب اور مفلس گروہ کے عورت ہو رہ گئے۔ بیچاری سخت محنتی اور جفاکش ہیں۔ بیکار بیٹھا کرنا نہیں کیا۔ ایک ان کی بات ہو یا کام کا بھی نہ ہو تو وہ بیمار ہو جائیں تو کنبہ کا کنبہ مر جائے۔ مرد باہر کام کاج مزدوری محنت کرتے ہیں عورتیں گھر میں لونڈیاں کا کام بھی چیز خانہ کا سینا سلائی کرتی ہوئے بنائی بچے پالتی ہنڈیا چولھا کرتی ہیں چار دیواری اور پردہ نہیں بیکاری میں مبتلا نہیں کرتا۔ بےشک کہ پابندی کسی دستور کی ہو جو اس کی جان ہو جاتی ہے

ہو وہ کی پابندی سے زیادہ وہ سب عزیز دستوروں کی پابندی اچھی ہو اور بد اخلاقی اگر دستور میں شامل ہو تو اس کی پابندی تمام نوبت پر اپنی ہی بیچ دیتی ہے چنتائی صاحب کے بعض خطوط کے جواب میں چند باتیں عرض کرنا چاہوں گا ہوں جو میں نے حوالہ دیا ہے۔ مثلاً
(۱) مہر شاہ کرنا (۲) جہیز کرانے اپ کا مال سمجھنا
(۳) ساس ہو سے خیرات نہ بنے تو خاوند یا سسر کا...

غریب عورت کو ساس نندوں کی اطاعت پر خواہ مخواہ مجبور کرتے ہیں۔ اس قسم کے ظلم کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ یہ دستور ایسا عام ہو کہ نکلنے والے بھی کہتے ہیں: حضرت وہ بہو کیا جو ساس اور سسر کی اطاعت نہ کرے۔ سسر بیچارے تو ضرور تھے انہوں نے بہو کا زیور بیچ ڈالا کیا کرتے قرض کے تر رشتہ داری ہو گئی تھی اسی لئے

کوئی کتابیں کہ بڑھیا قیامت کی ہو۔ کوئی کتابیں ہی ہیں کوئی تہذیب کی واقف نہیں بلکہ ترقی دماغی علاؤں کی سی باتیں کرتی ہو۔ کوئی صاحب بہتر اعتراض کرتے ہیں۔ تعجب ہے؟ رہو۔ کوئی صاحب اپنے مضمون ساں شوہر بنتے ہیں کہ بےشبہ ہے یہ وہ کی بے رشتہ فریب ہو اس استدلال دینے فلاں مضمون میں کہ ہیں ہر وہ بات اس کا جواب ہو سکا۔

جج صاحب بنا اور پڑا ہوا کسی نیک ہو یا نہیں کر کے اس میں کوئی دلیل نہیں۔ دعوت بندی نساد اور بد اخلاقی کے مقابلے میں میں نقصان ہو۔ تم سے مجھے سید اتفاق تھی اسلئے میں نے مسئلہ اٹھایا اور پردہ ہی کوئی کمزوری نہیں۔ میرے میاں کوئی لڑکی گھر کی چار دیواری میں بیکار وقت ضائع کرتی ہو تمہارے دیباچے کے الفاظ سے مجھے معلوم ہوا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے نیک نیتی سے کہا ہے لیکن چغتائی صاحب نے صاحبیت کی جنبہ داری پر تمہاری محنت مفرور کی جگہ کا دی اور مجتہدوں کی تحقیق تصدیق کرتے ہیں کیے کتاب میں لکھا ان کی غرض کے لحاظ سے بالکل میں نے اپنے تحریروں میں اختیار کیا ہو یہی مناسب تھا۔ اور اگر کہیں کوئی جملہ تمہارے مزاج کے خلاف میرے قلم سے نکل گیا ہو تو معاف کرنا۔ اللہ بخشے میرے مولوی صاحب کو کہا کرتے تھے ؎



؎ ہنس کے کہتا ہے مصور سے وہ غارت گر ہوش
جیسی صورت ہو مری ویسی ہی تصویر بھی ہو
مسٹر پنچ کی تصویر کو دیکھ کر جب یہ بات بنی تو یہی مصوری ہوتی تھی۔ اس حسن صنعت پر جان دینا ہے۔

شادی کی کہ بعض جہیز لیا تو دستے دے کر دیتے گئے۔ مگر بیہودہ خیال ملک پر کر اور سب ساتھ ڈالی۔ کوئی جہیز نہیں کیا تھا اگر سسر نے دنیا اور دنیا کے ساتھ بھر دی۔ جاؤ اپنا گھر کھا رہو۔
گنتی گر اسے بہاؤں تو مضمون کبھی ختم نہ ہو۔
اردو پنچ کے دفتر میں بعض ممبر اللہ کے خط میرے مضمون کے متعلق پہونچے۔ میں نے انہیں عزت سے دیکھا

کہا کرتے تھے ؎
نوشتہ باند سیہ بر سفید
نویسندہ را نیست فردا امید
اسکے ساتھ ہی اگر میری کوئی بات تمہارے دل کو لگے!
پھر میں شادی ہو تو مولانا اور پنچ کے ذمے ہو گئے
سو کام جہیز کے خطاری تشخیص کرو ہی فقط
راقمہ
بہنا عالم

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"مثنوی میر حسن"

ہمارے ایک انگریزی دوست نے میر حسن مرحوم کا ایک دوسرا کارنامہ جو مثنوی کی صورت میں ہے پیش کیا ہے۔ مگر کسی سید جالب صاحب ... [illegible] ... سمت ... زمانہ میں کہ یہ مثنوی چھپ گئی ... چھپی ہوئی کتاب کی نقل بالضرور شائع کرانا ہمارے جناب کا دستور نہیں مگر قصور اپنی کوتاہ علمی کا ہی لکھنا پڑے گا۔ یعنی مثنوی کا بقیہ بھی ... [illegible] ... میں شائع ہوگا تاکہ نقل ادھوری نہ رہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ... شاعر کلام پر قدرت رکھتا تھا۔ بجائے خود یہ مثنوی بھی ایک کارنامہ ہے۔ اور جن حضرات کی نظر سے اب تک نہیں گزری وہ اسے دیکھ کے محظوظ ہوں گے۔ امید ہے کہ جناب ... میر حسن مرحوم کے ان جواہر ... کی طرف توجہ فرمائیں گے جو ابھی ذخیرہ سے باہر نہیں نکلے۔

حسن قیادت

نقل ہے کہ خلیفہ عبد الملک بن مروان یزید بن ابی عاتکہ بنت یزید پر عاشق تھا۔ ... [illegible] ... سلطان وقت ... کیوں ... مقتول کی ... میں مبتلا رہتا ہے کسی بات پر بادشاہ بیگم روٹھ گئیں ... منت سماجت پر بھی رام نہ ہوئیں۔ خلیفہ رنجیدہ بیٹھے تھے کہ ان کے خاص مصاحب عمر بن بلال الاسدی ... آئے ... صاحب کو رنجیدہ ... قریب ... خلیفہ نے ... ماجرا ... عمر بن بلال الاسدی ... حکم ... کیا ... عورت کا ... کیوں ... کہنے لگے ... ایک ... دو فرزند ... حکومت ... قصاص ... جاتا ہوں ... معاف کرا ... حکومت ... [illegible]

... کے لیے خلیفہ کی خدمت میں سفارش کر دو۔ تمہارا یہ بچا زاد بھائی اولاد سے محروم ہو کے تمام عمر یہ وقت ... بسر کرے گا۔ اتنا کہا اور لگے بچھاڑیں کھانے۔ ناک میں بار بار کے رونے نے محل بھر کی عورتوں نے ... انھیں گھیر لیا کوئی پنکھا جھلتی کوئی آنسو پونچھتی کوئی ... کہ بادشاہ بیگم سے سفارش کرو ... کہ حضور ... پیر تو روتے ہی ... آپ ایک انسان کی جان بچا لینے پر قادر ہیں خدا کا واسطہ ... کہ خلیفہ کو راضی کر دیجئے۔ ... جوان فرزند ... نہ رہے گا۔ محل والیاں ... آخر بادشاہ بیگم ... کے ساتھ ہو گئیں خلیفہ کو خبر ہوئی کہ بیگم صاحب تشریف لائی ہیں نہایت متعجب ہوئے مگر ... بیگم نے سلام کیا ... بیٹھیں ... [illegible] ... بیگم صاحب ... آپ کا ... بالکل واقف نہیں ... ایک زندہ ... معاف کرا ... کے حقوق میں ... خلیفہ نے کہا کہ ... بیگم ... خلیفہ کے ... ہو ... حسن قیادت ... صفائی کروا دی۔

... مصاحب ... سیاست ... خلق ... عمر بن بلال اسدی ... حسن قیادت ... ولایت ... عمر بن بلال ... آدمی ... قیادت ... سلسلہ ... مبارک ... [illegible]

مولوی ... مولوی صاحب اس امر سے واقف نہ تھے کہ ... میں یہ تقریب ... طرح کی ... مولوی صاحب کو ... مولوی صاحب نے ... کیا تھا؟

...

مولوی: ... [illegible]

... کرتے ہیں ... ہوتی ہے؟

... شخصی امتیازات ... [illegible] ... کی حالت میں؟ ... [illegible]